روزنامہ **الفضل** ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
☎ 213029
بدھ 3۔ فروری 1999ء ۔ 16 شوال 1419 ہجری ۔ 3 تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 27

اعمال میں تبدیلی کرو

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتیں دیکھتا ہے۔ اس کی نظر تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال پر ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب تحریم ظلم المسلم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب تک کوئی قوم اپنی حالت میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی حالت نہیں بدلتا۔ اللہ تعالیٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے۔ جب تک وہ تبدیلی نہ ہو عذاب الٰہی سے رستگاری اور مخلصی نہیں ملتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون اور سنت ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی یہ فیصلہ کر دیا ہے (-) سنت اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ آسمان میں اس کے لئے تبدیلی ہو یعنی وہ ان عذابوں اور دکھوں سے رہائی پائے جو شامت اعمال نے اس کے لئے تیار کئے ہیں۔ اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی کرے۔ جب وہ خود تبدیلی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق جو اس نے (-) کیا ہے۔ اس کے عذاب اور دکھ کو بدلا دیتا ہے اور دکھ کو سکھ سے تبدیل کر دیتا ہے۔ جب انسان اپنے اندر تبدیلی کرتا ہے' تو اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو بھی دکھاتا پھرے۔ وہ رحیم کریم خدا جو دلوں کا مالک ہے۔ اس کی تبدیلی کو دیکھ لیتا ہے کہ یہ پہلا انسان نہیں ہے اس لئے وہ اس پر فضل کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 119)

اپنے اندر پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں' "ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں کیونکہ ان کو تازہ معرفت ملتی ہے۔" اب یہ وہ نکتہ ہے جس کو آپ کو سمجھنا چاہئے۔ آپ کو ہمیشہ تازہ معرفت ملتی ہے۔ کون سی دنیا میں ایسی جماعت ہے جس کو ہمیشہ تازہ معرفت ملتی ہو۔ آپ کے سامنے ہمارے رسائل بھی' ہماری ایم ٹی اے بھی' ہمارے دوسرے ذرائع اور مقررین اور واعظین سارے آپ کو تازہ معرفت عطا کرتے ہیں اور جب بھی آپ استفادے کی خاطر نیک دلی سے ان کے پاس بیٹھیں گے یا ان سے فائدہ اٹھانے کی خاطر آپ اپنے دل کے دروازے کھولیں گے تو یاد رکھیں آپ وہ جماعت ہیں جن کو روزانہ تازہ معرفت ملتی ہے۔ اور تازہ معرفت میں ایک اور بڑا دلچسپ مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک بندوں کو یعنی اس جماعت کو نئے نئے نکات ہمیشہ سمجھاتا رہتا ہے۔

پس تازہ معرفت کے دونوں پہلو ہیں۔ ایک وہ معرفت جو دیکھنے والے اور سننے والے کے لئے تازہ ہی ہوتی ہے چنانچہ بسا اوقات لوگ لکھتے ہیں کہ ان نکات کو سنا ہوا تھا لیکن پوری سمجھ نہیں آئی تھی حالانکہ ہمیشہ سے اسی طرح موجود تھا قرآن میں' لیکن اب یوں لگا ہے جیسے تازہ معرفت ملی ہے۔ پس بعض دفعہ تو تازہ معرفت ایک چیز کی تازہ پہچان سے تعلق رکھتی ہے اور بعض دفعہ نشان کے طور پر آسمان سے اترتی ہے اور حضرت (بانی سلسلہ) نے اس دوسری معرفت کا ذکر بھی تازہ معرفت کے الفاظ میں فرمایا ہے۔ اگر ایک شخص اللہ سے تعلق رکھتا ہے تو لازم ہے کہ اس کے اوپر تازہ معرفت اترے اور لازم ہے کہ اگر وہ خود تازہ معرفت اترتی ہوئی محسوس نہیں کرتا تو خدا کے ایسے بندوں کے قریب ہو جن پر وہ تازہ معرفت اترتی دیکھے گا' جان لے گا کہ یہ عرفان اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کئے بغیر ممکن ہی نہیں ہے کہ کسی کے دل پر نازل ہو۔

پس فرماتے ہیں' "سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں کیونکہ ان کو تازہ معرفت ملتی ہے۔ اور اگر معرفت کا دعویٰ کر کے کوئی اس پر نہ چلے تو یہ نری لاف گزاف ہی ہے۔" ساتھ ہی تازہ معرفت کے ساتھ اس عمل کی طرف بھی اشارہ فرما دیا جو معرفت کی پہچان کے لئے ضروری ہے۔ ایک آدمی کہہ سکتا ہے مجھ پر بڑی تازہ معرفتیں اتر رہی ہیں اور کئی ایسے لوگ بے چارے پھر آخر پاگل ہی ہو جایا کرتے ہیں۔ جن پہ تازہ معرفت اترتی ہے ان کے اندر پاک تبدیلیاں بھی تو ہوتی ہیں۔ ان کی بدیاں جھڑتی ہیں' ان کے اندر تازہ معرفت کے نتیجے میں نئے نئے اعلیٰ اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ پہلے وہ غفلت کی حالت میں بعض برائیوں کو پہچان نہیں سکتے جب تازہ معرفت اترتی ہے تو ان کی آنکھیں ان برائیوں کو دیکھنے لگ جاتی ہیں اور یہ سفر ایسا ہے جو جاری سفر ہے۔ میں اس سے مستثنیٰ نہیں ہوں۔ آپ میں سے کوئی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔

(از خطبہ 20۔ فروری 1998ء
الفضل 4۔ مئی 98ء)

راہ حق میں خرچ کرنے والوں پر رشک کرو

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے 2۔ جنوری 98ء کو فرمایا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ وہ کون ہیں جن پر رشک کرنے کی اجازت ہے ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ ایسے شخص پر بے شک رشک کرو۔ اگرچہ ایسے اشخاص اپنے اس خرچ کو چھپاتے ہیں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر یہ ظاہر ہو بھی جاتا ہے اور اللہ کی تقدیر اسے ظاہر کر دیا کرتی ہے بعض دفعہ اس لئے تاکہ دوسروں کو نصیحت ہو پس جب ان کو دیکھو تو ان پر رشک کرو دوسرا ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور علم و حکمت دی ہو۔ جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہو۔ اور لوگوں کو سکھاتا ہو۔ تو دانائی اور علم و حکمت کو بنی نوع انسان کے حق میں استعمال کرنا چاہئے اور یہ بھی ایک ایسا خرچ ہے جس کے نتیجے میں دانائی اور علم و حکمت میں ترقی ہوتی ہے۔

یہ خدا کے عطا کردہ مال کی طرح جو ہمیشہ بڑھتا ہے یہ بھی بڑھتی رہتی ہے اور جتنا آپ بنی نوع انسان کی خاطر کچھ خرچ کریں یا جو کچھ آپ نے پایا ہے اس میں شریک کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ اس میں کمی نہیں آنے دے گا۔

(ناظم مال وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یوم مصلح موعود

○ "امراء اضلاع۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 20۔ فروری کو پیشگوئی مصلح موعود کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کر کے احمدی احباب کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹ ارسال کریں۔"

(ناظر اصلاح و ارشاد)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 12

سیرۃ النبی ﷺ کے دلکش پہلو

غیرت توحید

حضرت براء ؓ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے پیادہ فوج کے پچاس آدمیوں پر احد کے دن عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر تم یہ بھی دیکھ لو کہ ہمیں جانور اچک رہے ہیں تب بھی اپنی اس جگہ سے نہ ہلنا جب تک تم کو میں کہلا نہ بھیجوں۔ اور اگر تم یہ معلوم کر لو کہ ہم نے دشمن کو شکست دے دی ہے اور ان کو مسل دیا ہے تب بھی اس وقت تک کہ تمہیں کہلا نہ بھیجا جائے اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ اس کے بعد جنگ ہوئی اور مسلمانوں نے کفار کو شکست دے دی۔ اس بات کو دیکھ کر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا کہ اے قوم غنیمت کا وقت ہے غنیمت کا وقت ہے تمہارے ساتھی غالب آ گئے پھر تم کیا انتظار کر رہے ہو اس پر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا کہ کیا تم رسول کریم ﷺ کا حکم بھول گئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم بھی ساری فوج سے مل کر غنیمت حاصل کریں گے۔ جب لشکر سے آ کر مل گئے تو ان کے منہ پھیرے گئے اور شکست کھا کر بھاگے اسی کے بارہ میں قرآن شریف کی یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ یاد کرو جب رسول ؐ تم کو پیچھے کی طرف بلا رہا تھا اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ سوائے بارہ آدمیوں کے اور کوئی نہ رہا اس وقت کفار نے ہمارے ستر آدمیوں کا نقصان کیا اور رسول کریم ﷺ اور آپ ؐ کے اصحاب ؓ نے جنگ بدر میں کفار کے ایک سو چالیس آدمیوں کا نقصان کیا تھا۔ ستر قتل ہوئے تھے اور ستر قید کئے گئے تھے۔ غرضیکہ جب لشکر پراگندہ ہو گیا اور رسول کریم ؐ کے گرد صرف ایک قلیل جماعت ہی رہ گئی تو ابو سفیان نے پکار کر کہا کہ کیا تم میں محمد (ﷺ) ہے اور اس بات کو تین بار دہرایا لیکن رسول کریم ؐ نے لوگوں کو منع کر دیا کہ وہ جواب نہ دیں۔ اس کے بعد ابو سفیان نے تین دفعہ بآواز بلند کہا کہ کیا تم میں ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکر ؓ) ہے۔ اس کا جواب بھی نہ دیا گیا تو اس نے پھر تین دفعہ پکار کر کہا کہ کیا تم میں ابن الخطاب (حضرت عمر ؓ) ہے۔ پھر بھی جب جواب نہ ملا تو اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ یہ لوگ مارے گئے ہیں۔ اس بات کو سن کر حضرت عمر ؓ برداشت نہ کر سکے اور فرمایا کہ اے خدا کے دشمن تو نے جھوٹ کہا ہے کہ جن کا تو نے نام لیا ہے وہ سب کے سب زندہ ہیں اور وہ چیز جسے تو ناپسند کرتا ہے ابھی باقی ہے۔ اس جواب کو سن کر ابو سفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کا بدلہ ہو گیا۔ اور لڑائیوں کا حال ڈول کا سا ہوتا ہے تم اپنے مقتولوں میں بعض ایسے پاؤ گے کہ جن کے ناک کان کٹے ہوئے ہوں گے۔ میں نے اس بات کا حکم نہیں دیا تھا لیکن میں اس بات کو ناپسند بھی نہیں کرتا۔ پھر فخریہ کلمات بآواز بلند کہنے لگا اعل ھبل اعل ھبل یعنی اے ہبل (بت) تیرا درجہ بلند ہو اے ہبل تیرا درجہ بلند ہو۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کو جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ ہم کیا کہیں؟ آپ ؐ نے فرمایا کہو "کہ خدا تعالیٰ ہی سب سے بلند رتبہ اور سب سے زیادہ شان والا ہے۔" ابو سفیان نے یہ سن کر کہا "ہمارا تو ایک بت عزیٰ ہے اور تمہارا کوئی عزیٰ نہیں"۔ جب صحابہ ؓ خاموش رہے تو رسول کریم ؐ نے فرمایا کہ کیا تم جواب نہیں دیتے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ ہم کیا کہیں؟ آپ ؐ نے فرمایا انہیں کہو کہ "خدا ہمارا دوست و کارساز ہے اور تمہارا کوئی دوست نہیں"

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب ما یکرہ من التنازع)

فضل الٰہی پر بھروسہ

آنحضرت ﷺ کبھی اس بات کا دعویٰ نہ کرتے کہ اپنے اعمال کے زور سے جنت کے وارث بن جائیں گے بلکہ ہمیشہ یہی تعلیم دیتے کہ خدا کے فضل سے جو کچھ ملے گا ملے گا اور اپنی نسبت بھی یہی فرماتے کہ میری نجات بھی خدا کے ہی فضل سے ہو گی۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ایک دفعہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہیں داخل کرے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ کیا آپ ؐ بھی اپنے اعمال کے زور سے جنت میں داخل نہ ہوں گے آنحضرت ﷺ نے جواب دیا کہ میں بھی اپنے اعمال کے زور سے جنت میں داخل نہ ہوں گا بلکہ خدا کا فضل اور اس کی رحمت مجھے ڈھانپ لیں گے تو میں جنت میں داخل ہوں گا اس لئے تم نیکی کرو اور سچائی سے کام لو اور خدا کی نزدیکی کو تلاش کرو اور تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو شاید وہ نیکی میں اور ترقی کرے اور اگر بد ہے تو شاید اس کی توبہ قبول ہو جائے اور اسے خدا کی رضاء کے حاصل کرنے کا موقع مل جائے۔

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب نہی تمنی المریض الموت)

غزل

پڑھ اِس طرح اِسم اپنے رب کا
سینے میں رکھا ہو درد سب کا

پلکوں سے کہو کہ خاک اُٹھائیں
بھائی یہ مقام ہے ادب کا

دُنیا کے جو خواب دیکھتا تھا
وہ شخص تو مَر چُکا ہے کب کا

میں سجدے میں رات رو رہا تھا
پُوچھا نہیں اُس نے کچھ نسب کا

تجھ کو تو خبر ہے میرے معبُود
کب ہاتھ بڑھا کہیں طلب کا

مولا میں ترا اُداس شاعر
پیسہ کوئی بھیک میں طرب کا

بے لفظ گیا تھا مانگنے میں
اِک مُلک مجھے دے دیا ادب کا

سینے پہ اُسی نے ہاتھ رکھّا
جب کوئی نہیں تھا جاں بلب کا

میں اُس کا کلام پڑھ رہا ہوں
اُمّی ہے جو علم کے لقب کا

جاتا نہیں شعر کی طرف میں
مقتول ہوں اس کے حرفِ لب کا

اِک تُو کہ بلند ہر سبب سے
ورنہ تو سبب ہے ہر سبب کا

عبیداللہ علیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر 22- فرمودہ 14- جنوری 1999ء

نیکی کو ہر حال میں چھپانا ہی ضروری نہیں بعض دفعہ ظاہر بھی کیا جاسکتا ہے

خدا کے رسول دلوں پر ضرب لگا کر ان میں سے خدا کی محبت کا نور باہر نکالتے ہیں

(درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 14 جنوری 1999ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل میں 25 رمضان المبارک کو عالمی درس قرآن میں سورہ نساء کی آیات 150 تا 159 کا درس دیا۔

آیت نمبر 150

حضور ایدہ اللہ نے سورہ نساء کی آیت نمبر 150 ان تبدوا خیراً .... کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے پہلے ذکر تھا کہ منافق دکھاوے سے کام لیتے ہیں یعنی بعض باتوں کو چھپاتے ہیں اور بعض کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس آیت میں اس بات کا رد کیا گیا ہے کہ نیکی کو ہر حالت میں چھپانا ضروری نہیں۔ بعض دفعہ ظاہر بھی کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ نیت بد نہ ہو اور دکھاوا مقصود نہ ہو۔ اس صورت میں نیکی کا اظہار ہر حال میں دکھاوا نہیں کہلا سکتا۔ اور یہ منافقت نہیں ہے حضور ایدہ اللہ نے عفو کے لفظ کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے مٹا ڈالنا۔ یعنی صرف اعراض نہ کر بلکہ ہمارے گناہوں کے نام و نشان مٹا ڈال۔ بدی کے رجحانات کا یکسر قلع قمع کردے۔ اس لحاظ سے یہ لفظ استغفار سے زیادہ مضبوط ہے۔

حضرت مسیح موعود کے ارشاد کا حوالہ دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا' مجرد عفو کرنا خلق نہیں ہے۔ بعض دفعہ عام طبیعت ایسی ہوتی ہے۔ بچوں اور جانوروں میں بھی عفو ہوتا ہے مگر یہ خلق نہیں ہے۔ اگر مواقع ہوں کہ عفو کرے یا نہ کرے پھر خدا کی خاطر عفو کرے اور نرمی سے کام لے یہ حقیقی عفو ہے۔

آیت نمبر 151-152

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان دونوں آیات کا مضمون باہم منسلک ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ جو اللہ اور رسول کا انکار کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور رسول کے درمیان تفریق کردیں۔ بعض باتوں پر ایمان لائیں اور بعض کا انکار کردیں۔ یہ لوگ بیچ کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ یہی لوگ پکے کافر ہیں۔ ان کے لئے اللہ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ و رسول میں تفریق کرنے کے دو مطالب ہیں۔ دو تفریقیں ہیں جو کی جاتی ہیں۔ اول یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے درمیان تفریق کرنا۔ جیسے بعض لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تفریق کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور کافی ہے۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ کچھ رسولوں کے درمیان تفریق کرتے ہیں۔ ایک رسول کا کہا زیادہ قابل قبول مانتے ہیں اور دوسرے کا کم۔ اکثر مذاہب میں اس قسم کے نظریات ملتے ہیں۔ مسلمانوں میں یہ بات نہیں ملتی۔ دنیا کے اکثر رسولوں اور خدا رسیدہ لوگوں کو ماننے والے اس طرح کی تفریق روا رکھتے ہیں۔ یہ بھی دراصل خدا اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کرنے والی بات ہے۔ کیونکہ اصل پیروی تو اللہ کی ہے جب سب رسول اللہ کی طرف سے آتے ہیں تو تفریق کا کیا سوال رہ جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا درحقیقت یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ اور رسولوں کا انکار کرنے والے ہیں۔ یہ انکار کو چھپاتے ہیں۔ اس طرح چھپاتے ہیں کہ مانتے تو ہیں مگر تفریق کے ساتھ۔ ایسی تفریق کے ساتھ جو ممکن ہی نہیں۔ یہ پکے کافر ہیں۔ اللہ ایسی تفریق کی اجازت نہیں دیتا۔

آیت نمبر 153

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس مضمون کا تعلق آیت 153 سے ہے۔ فرمایا اس کے برعکس وہ لوگ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور ان میں کوئی تفریق نہ کی اللہ ان کو اجر عطا کرے گا اور اللہ بخشنے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے حقیقۃ الوحی میں اس پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اور وہ سارے پہلو بیان کردیئے ہیں جو میں نے بیان کئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا حوالہ دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ جو خدا اور اس کے رسول کے منکر ہیں ان کا ارادہ تھا کہ خدا اور رسول میں تفرقہ ڈال دیں اور کہتے ہیں کہ بعض باتوں پر ہم ایمان لاتے ہیں اور بعض پر نہیں لاتے۔ وہ کہتے ہیں کہ صرف خدا کا ماننا یا بعض رسولوں کا ماننا ضروری ہے۔ اور سب نبیوں پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ یہ خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر بین بین کا مذہب اختیار کرتے ہیں یہ پکے کافر ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو ایمان لاتے ہیں اور تفریق نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں دونوں پر ایمان لاؤ۔ ان کو خدا اجر دے گا۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے عبدالحکیم کے فتنہ کے حوالے سے فرمایا اب کہاں ہیں میاں عبدالحکیم خان مرتد جو میری اس تحریر سے مجھ سے برگشتہ ہوگیا۔ چاہئے کہ جان لے کہ اللہ نے خود پر ایمان کو اپنے رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ قرار دے دیا ہے۔ عبدالحکیم کا عقیدہ تھا کہ خدا پر ایمان لانا ضروری ہے رسولوں پر ضروری نہیں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا رسول کا وجود چقماق کی طرح ہے جس طرح چقماق پتھر پر ضرب لگا کر آگ کو باہر نکالتا ہے۔ اسی طرح ہر انسان کے اندر روحانی آگ کی سرشت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے جو خدا سے ملاتی ہے۔ جس طرح پتھر پر پتھر رگڑا جائے تو شعلہ اندر سے نکل آتا ہے۔ اس طرح خدا کا رسول ہر فطرت میں سے یہ نور دلوں پر ضرب لگا کر باہر نکالتا ہے۔ مخفی محبت کو انگیخت کرکے سامنے لے آتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو خدا پر حقیقی ایمان حاصل نہیں ہوسکتا۔

حضرت مسیح موعود کے ارشاد کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا ہرگز ممکن نہیں کہ بغیر رسول کے چقماق کے توحید کی آگ دل میں پیدا ہو۔ توحید کو خدا کا رسول زمین پر لاتا ہے۔ خدا اپنا مخفی چہرہ اپنے رسول کے ذریعے دکھلاتا ہے۔

آیت نمبر 154

حضور ایدہ اللہ نے سورہ نساء کی آیت نمبر 154 یسئلک اہل الکتاب........ کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا تجھ سے اہل کتاب سوال کرتے ہیں کہ تو آسمان سے ظاہری صورت میں کتاب اتار لائے۔ اللہ فرماتا ہے کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ ہمیں اللہ کا چہرہ جہراً دکھا دے۔ حضور نے فرمایا انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ کتاب کو اس طرح اتار کہ ہمیں اترتی ہوئی دکھائی دے۔ جہراً کا مطلب یوں تو اونچی آواز ہے۔ مگر اس کا مفہوم یہی ہے کہ سامنے دکھا دے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اسی مزاج کے یہودیوں نے موسیٰؑ سے اس سے بھی زیادہ سخت مطالبہ کیا تھا کہ کتاب کا اترنا ظاہری طور پر نہ دکھا بلکہ اللہ کا چہرہ ظاہری طور پر دکھادے حالانکہ اللہ کا ظاہری چہرہ دکھانا ممکن ہی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اللہ بے حجاب دکھادے۔ ان کے اس ظلم کی وجہ سے انہیں آسمانی بجلی نے آپکڑا۔ حضور نے فرمایا ہم ظاہری آنکھ سے ظاہری نور کو دیکھ سکتے ہیں۔ سورج گویا آگ کو مگر خدا کو تو ظاہری آنکھ سے دیکھا ہی نہیں جاسکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان کے اس ظلم کی وجہ سے صاعقہ نے ان کو آپکڑا۔ لیکن یہ فسق و فجور میں ایسے پختہ اور ضدی مائل بہ شرک لوگ تھے کہ انہوں نے بچھڑے کو معبود بنالیا۔ حالانکہ اس وقت تک ان پر اللہ کی کھلی کھلی نشانیاں نازل ہوچکی تھیں۔ جس کے بعد بچھڑے کو معبود بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا عفو یہ ہے کہ ان کو پھر بھی نظرانداز کردیا۔ ورنہ بجلی کا کڑکا ان کو بحیثیت قوم نابود کرسکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بایں ہمہ ہم نے درگزر سے کام لیا اور موسیٰؑ کو حجت عطا کی۔

ابو جعفر طبری کی بحث یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اس بارے میں درست ترین قول یہ ہے کہ اہل تورات نے آنحضرت ﷺ سے مطالبہ کیا کہ ان پر ایسی کتاب نازل کرے جو ایسے نشان کے طور پر ہو کہ تمام مخلوق کو اس کا مثیل لانے سے عاجز کردے اور آپ ﷺ کی صداقت واضح ہوجائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا یہ خیال درست نہیں ہے۔ قرآن کریم اہل کتاب کی طرف یہ بات منسوب ہی نہیں کرتا۔ یہ تو معقول مطالبہ ہے ایسی کتاب لاؤ جس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ وہ تو کہتے تھے کہ ہم تو ظاہر پرست لوگ ہیں ہمیں آسمان سے اترتی ہوئی نظر آتی کتاب دکھا۔ آنحضرت ﷺ تو فرماتے تھے کہ کسی بھی نبی کی وحی آنکھوں سے نظر نہیں آتی۔

عیسائیوں نے اس کی یہ دلیل دی ہے کہ موسیٰؑ ایسی الواح لے کر آیا تھا جس پر عبارت لکھی ہوئی تھی۔ اس لئے ان کی ظاہر پرستی بے بنیاد نہیں ہے۔ وہ مطالبہ کرتے تھے کہ ہم کو اسی طرح آسمان سے اترتی ہوئی کتاب دکھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بات کرنے والے یہ بات فراموش کرجاتے ہیں کہ موسیٰؑ کی الواح کو آسمان سے اترتے ہوئے کس نے دیکھا تھا؟ وہیری وغیرہ سارے یہ بات بھول جاتے ہیں۔ کہ الواح نازل ہوتی ہوئی کس نے دیکھی تھیں۔ کس نے دیکھا کہ یہ اللہ کے ہاتھ کی تحریر ہے۔ اس لئے یہ بات لغو ہے۔ وہیری کا یہ کہنا نہایت احمقانہ بات ہے صرف حملہ کرنا مقصود ہے۔ یہ خود بائبل کی تاریخ کو جھٹلائے جارہے ہیں۔ بائبل کی تاریخ کو قابل قبول کیسے مانا جاسکتا ہے۔ اس کو لفظی طور پر قبول کرکے دکھائیں۔

آیت نمبر 155

اس آیت ورفعنا فوقکم الطور ...... کا

مطلب بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا ہم نے طور کو ان کے اوپر بلند کیا اور ان سب سے سبت کے بارے میں پختہ عہد لیا کہ سب کے سب اطاعت کرتے ہوئے اس میں داخل ہو جاؤ۔

حضور نے فرمایا پختہ عہد کیا ہے؟ کیا انبیاء سے لیا جانے والا پختہ عہد؟ اس میں آنحضرت ﷺ کی آمد کی پیشگوئی تھی کہ جب بھی خدا کا رسول آئے اور وہ بنیادی طور پر وہی تعلیم پیش کرے تو اس کا ردّ کرنے کا حق نہیں ہے۔ یہی عہد سورہ احزاب میں آنحضرت ﷺ سے لیا گیا۔ اور کہا گیا کہ نبیوں سے بھی عہد لیا گیا ہے اور تم سے بھی عہد لیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا ایک عہد یہودیوں سے لیا گیا تھا کہ جو باتیں کھولی جا رہی ہیں ان کو چھپانا نہیں۔ مسلمان پوچھتے تھے کہ ان باتوں میں ہمارے نبیؐ کا ذکر ہے۔ اس کو یہود چھپا لیتے تھے عملاً ان حصوں پر ہاتھ رکھ دیتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے یہ واقعہ ہوا۔ آپؐ کے ساتھ ایسے لوگ تھے جو پڑھ سکتے تھے۔ ان آیات میں آنحضرت ﷺ کی تائید تھی۔ اس طرح سے ان یہودیوں نے اس عہد کی تردید کی۔

سبت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سبت کیا ہے؟ اس کے اصل معنے کاٹنے کے ہیں یعنی کاروبار چھوڑنا۔ یہود کو تعلیم تھی کہ اس روز تمام مصروفیات قطع کر دو۔ اس لئے سبت کے دن مچھلیاں زیادہ آیا کرتی تھیں۔ جانوروں میں بھی یہ صلاحیت ہے کہ جو ان کو نہ پکڑیں ان سے وہ بے خوف ہو جاتے ہیں۔ یہاں (لندن میں) ہم سیر کے لئے جاتے ہیں تو بطخیں ہمارے ہاتھ سے ڈبل روٹی لے لے کر کھاتی ہیں۔ پاکستان میں ایسا نہیں ہوتا۔ انسان کی بو بھی پائیں تو بھاگتے ہیں۔ یہ سرشت جانوروں اور مچھلیوں میں بھی ہے۔ مچھلیوں کو پتہ تھا کہ سبت کے دن ان کو نہیں پکڑتے۔ لیکن ان بدبختوں نے یہ طریقہ ایجاد کر لیا کہ ایسے جال ڈالتے تھے جس میں مچھلیاں آتو جاتی تھیں مگر نکل نہ سکتی تھیں۔ پھر یہ ان مچھلیوں کو اگلے دن پکڑ لیتے تھے کہ ہم نے سبت کے دن شکار نہیں کیا۔ اگلے دن کیا ہے۔ یہ ان کی چالاکیاں تھیں اور ہوشیاریاں تھیں جو آج بھی جاری ہیں۔

حضور نے فرمایا علامہ شہاب الدین نے لکھا ہے کہ میثاق سے مراد وہ عہد ہے جو آنحضرت ﷺ کی تصدیق اور ایمان کے لئے نبیوں سے لیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میرے نزدیک یہ میثاق اور تھا یہود سے جو میثاق ہوا وہ اور تھا۔ ان کے مضامین اور مطالب الگ الگ ہیں۔

آیت نمبر 156

حضور ایدہ اللہ نے سورہ نساء کی آیت 156 فبما نقضھم میثاقھم..... کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا بہت سے علماء نے ان میثاقوں کو خلط ملط کر دیا ہے۔ اس آیت میں فرمایا ہے کہ ان کے عہد توڑنے کے سبب اور اللہ کی آیات کے انکار اور انبیاء کی ناحق شدید مخالفت کی وجہ اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دل پردے میں ہیں۔ اللہ نے ان کے دل پر مہر کر دی ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے مگر تھوڑا۔

حضور ایدہ اللہ نے غلف کے لفظ کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا ان کے دل میں ہدایت نہیں جائے گی اس کے علاوہ وہ سب بے حیائی بدکاری گناہ کی باتیں اور خرابیاں اس کے اندر اتریں گی۔

غلف کے ایک معنی کے بیان میں مفردات راغب میں لکھا ہے کہ یہ بھی ہے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ ہمارے دل تو علم کا گہوارہ ہیں۔ یہ ترجمہ بھی جائز ہے۔ یہاں سے علوم باہر نکل کر روشنی کرتے ہیں۔ ان میں تم کیا داخل کرو گے۔ حضور نے فرمایا یہ بھی عمدہ ترجمہ ہے۔ طبع اللّٰہ اللہ نے مہر لگا دی۔ امام راغب کہتے ہیں کہ کسی چیز کو کسی چیز میں ڈھال دینا۔ اللہ نے دلوں پر مہر کر دی کے بجائے یہ ترجمہ ممکن ہے کہ تمہارے دلوں کی ساخت اللہ نے ایسی بنا دی کہ اب یہ سیدھے ہو ہی نہیں سکتے۔ ڈھالی ہوئی چیز جس طرح ڈھلی ہوئی ہوتی ہے اور سیدھی نہیں ہو سکتی۔ اللہ نے تمہارے جرائم کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ اب تم اس شکل سے باہر آ ہی نہیں سکتے۔

امام راغب نے لکھا ہے کہ طابع اور خاتم کے ایک ہی معنی ہیں خاتم اس آلے کو کہتے ہیں جس سے الفاظ چھاپے جاتے ہیں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو ترجمہ گہرائی سے کیا جائے وہ عارفانہ مضامین پر مشتمل ہوتا ہے اور ظاہر پرستوں کے مضمون کو کلیتہً ردّ کر دیتا ہے۔

میثاق : اس کے مطلب کے بیان میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے یہود سے عہد لیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی علامات کھول کر بیان کریں۔ شروع سے ہی یہود اس کو چھپا کر رکھتے تھے۔ کیونکہ اس سے پتہ چلتا تھا کہ اب بنی اسرائیل کی بادشاہت ختم ہونے والی ہے۔ یہ نقض عہد تھا۔ جب آنحضرت ﷺ ظاہر ہو گئے تو یہ اس نقض عہد پر قائم رہے۔ اور آنحضرت ﷺ کے دین کو مٹانے کی کوشش کی اور عیسائی ان کے ساتھ تھے۔ جو خبریں آنحضرت ﷺ کے بارے میں تھیں ان کو یہ مسیح کی آمد ثانی پر چسپاں کرتے تھے۔ حالانکہ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ مثلاً ناکستان والی پیشگوئی۔ مسیح کہتے ہیں کہ جب میں آؤں گا تو اصلاح نہیں ہو گی۔ پھر خدا خود اترے گا۔ یہ بات مسیح کی آمد ثانی پر چسپاں نہیں ہو سکتی۔ یہ لوگ آیات کو ٹیڑھا کر کے دکھاتے تھے۔

حضرت مسیح موعود کے ارشاد کا حوالہ دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مہر تو لگائی ہے مگر ان کے کفر کے باعث' مہر کے باعث کفر نہیں ہوا۔ بلکہ کفر کے باعث مہر لگی ہے ان کی بے ایمانیوں کے باعث مہر لگائی گئی ہے۔

آیات نمبر 157 تا 159

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان تین آیات میں جو مضمون بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ان کے کفر کی وجہ سے اور ان کے مریم کے خلاف بہت بڑے بہتان کی بات کہنے کی وجہ سے اور یہ قول کہ مسیح کو جو اللہ کا رسول تھا قتل کر دیا ہے۔ یقیناً قتل نہیں کر سکے اور نہ صلیب دے کر مار سکے۔ آخر پر جو نفی ہے وہ قتل کی نفی ہے۔ صلیب دے کر صلیب کے نتیجے یعنی قتل تک نہیں پہنچ سکے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک بحث یہ ہے کہ صلیب پر جو لٹکایا گیا وہ کون تھا؟ اگر مسیح تھا تو شُبِّہَ کا مطلب کیا تھا؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان تمام بحثوں کا میں نے بہت تفصیل سے سوال و جواب کی مجالس' قرآن کی تفاسیر اور تقاریر میں بارہا اتنا کھول کر جواب دیا ہے کہ از سر نو اس میں جانے کی ضرورت نہیں۔

امام راغب کہتے ہیں کہ قتل نہ کر سکے۔ وہم تھا کہ قتل کر دیا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ جو لٹکایا گیا تھا وہ مسیح تھا۔ حضرت امام راغب بہت متقی عارف باللہ ہیں وہ وہی استنباط کر رہے ہیں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے وہ کہتے ہیں کہ رفع کبھی مادی اجسام کو ان کی جگہ سے اوپر اٹھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی مثال میں وہ یہ آیت بیان نہیں کرتے بلکہ رفعنا فوقکم الطور بیان کرتے ہیں۔ بنیاد سے عمارت کو بلند کرنے کے لئے بھی رفع استعمال ہوتا ہے۔ نیچے سے اونچا کر کے عمارت کو بلند کرنا۔ حضرت ابراہیم کے بارے میں بھی یہی لفظ ہے کہ قواعد سے اللہ کے گھر کو کھڑا کیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ ذکر کی بلندی کے لئے بھی رفعنالک ذکرک استعمال ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے کسی جسمانی رفعت کا وعدہ نہیں تھا بلکہ آپ کے ذکر کو بلند کرنے کا وعدہ تھا۔ یہاں پہنچ کر بل رفعہ اللہ الیہ کے مطلب میں امام راغب اس زمانے کے عقائد سے مجبور ہو کر ترجمہ کرتے ہیں مگر ساتھ ہی دوسرا امکان بھی کھول دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہاں جسمانی لحاظ سے آسمان پر جانا مراد ہو سکتا ہے اور بزرگی اور شرف کے لحاظ سے بھی ہو سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مسیح موعود کے لمبے عرصے تک اس عقیدے پر قائم رہنے کا مسئلہ بھی اس سے حل ہو جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب علماء وغیرہ ایک ہی بات کرتے چلے جائیں تو ذہن پر نیند سی آجاتی ہے حضرت مسیح موعود کے موقف میں تضاد نہیں۔ امام راغب کے موقف میں بھی تضاد نہیں۔ ایک مطلب کے ساتھ دوسرا معنی بیان کر دیا۔ کہ دوسرا معنی بھی بعینہ لغت عربی کے مطابق ہو گا۔ غلط نہ ہو گا۔

مکرم نصیر احمد بدر صاحب۔ چین

حضرت کنفیوشس اور کتاب الحوار

کنفیوشس ازم کے بانی حضرت کنفیوشس علیہ السلام کا چینی نام Qiu (چھیو) اور لقب Zhong ni (چونگ نی) تھا لوگ آپ کو عزت سے Kong Zi یعنی کنفیوشس کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

حضرت کنفیوشس" چین کے قدیمی ملک لوکوؤ (Luguo) کے رہنے والے تھے آپ کا زمانہ 551 ق۔م تا 479 ق۔م ہے آپ کے والد بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے آپ کی عمر کا بیشتر حصہ غربت میں گزرا لیکن آپ نے حصول علم کی خاطر بڑی محنت کی۔ نیز جگہ جگہ گھوم کر علم پھیلایا۔ آپ عظیم مفکر اور معظم استاد کی حیثیت سے پہچانے جاتے تھے۔ کچھ عرصہ آپ نے سرکاری ملازمت بھی کی۔ پچاس سال کی عمر میں آپ ملک Luguo چھوڑ کر اردگرد کے مختلف ممالک میں رہے 68 سال کی عمر میں واپس لوٹے اور پرانے زمانے کی معروف چھ کتابوں کو از سر نو مرتب کیا۔ ان میں سے پانچ کتابیں اب بھی موجود ہیں اور چین کے ادبی طبقہ میں ان کا خاص مقام ہے۔

حضرت کنفیوشس کے زمانے میں علم کا حصول نہایت مشکل تھا غلامی کے اس دور میں صرف بڑے طبقہ کے لوگوں کے بچے ہی تعلیم حاصل کر سکتے تھے اور تعلیم کا دروازہ محض محلات تک ہی محدود تھا۔ ایسے وقت میں آپ روشنی کا مینار ثابت ہوئے۔ آپ نے عام لوگوں کے لئے تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کئے ذاتی سکول کھول کر تعلیم کو عام کیا اور اس کا حصول آسان بنایا۔ آپ نے علم کی افادیت بیان کی اور علم سیکھنے اور سکھانے کے گر بتائے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ "اگر تین آدمی سفر کر رہے ہوں تو ان میں ضرور میرا استاد بھی ہے میں ان کی اچھی باتیں سیکھوں اور بری باتوں سے سبق حاصل کروں بلکہ ان کی اصلاح کی کوشش کروں" ہزاروں لوگوں نے آپ سے اکتساب علم کیا اور اپنی پیاس بجھائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے شاگردوں کی تعداد تین ہزار سے بھی تجاوز کر جاتی ہے جن میں سے بہتر (72) شاگرد زیادہ مشہور ہیں جن کا نام چینی ادب میں محفوظ ہے اور ان میں سے بعض کے کلام سے منتخب حصے اب بھی چین کے سکولوں و کالجوں میں پڑھائے جاتے ہیں۔

کتاب الحوار

حضرت کنفیوشس نے خود تو باقاعدہ کوئی کتاب نہیں لکھی تاہم آپ کے اقوال و حالات پر مشتمل ایک کتاب آپ کے شاگردوں نے لکھی تھی جس کا نام لُن یُو (Lun Yu) یعنی کتاب الحوار ہے جسے انگریزی میں The Analects of Confucias کہتے ہیں۔ کتاب الحوار چین کی ان چار قدیمی کتب میں سے ایک ہے جو کنفیوشس ازم کی مقدس کتب مانی جاتی ہیں۔ کتاب الحوار کے کل 20۔ ابواب' قریباً 500 آیات اور 12 ہزار

باقی صفحہ 7 پر

محمد شکر اللہ صاحب

شہد کی مکھی۔ عجائبات قدرت کا شاہکار

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے شہد کی تعریف فرمائی ہے کہ فیہ شفاء للناس (اس میں انسانوں کے لئے شفاء ہے) ڈاکٹروں اور طبیبوں کا کہنا ہے کہ شہد صحت اور طاقت کے لئے بہترین چیز ہے۔ شہد کئی بیماریوں کے علاج میں بھی کام آتا ہے۔ بچوں کے لئے تو خاص طور پر یہ بڑی صحت بخش اور مقوی غذا ہے۔

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ شہد جیسی مفید چیز شہد کی مکھیاں تیار کرتی ہیں۔ یوں دیکھنے میں شہد کی مکھی کتنی چھوٹی اور حقیر سی نظر آتی ہے۔ اس کے زہریلے ڈنگ کی وجہ سے آپ اس سے ڈرتے بھی ہوں گے لیکن اگر آپ کو یہ پتہ ہو کہ یہ ننھی منی مخلوق کتنی عقلمند ہوتی ہے' اسے محنت اور کام کا کتنا شوق ہے اور اسے اپنے دوسرے بھائی بندوں سے کتنی محبت ہوتی ہے تو آپ بھی اس سے محبت کرنے لگیں گے۔

چھتے کا اندرونہ

ایک چھتے میں عام طور پر ڈیڑھ لاکھ کے لگ بھگ مکھیاں ہوتی ہیں۔ جس طرح ایک ہی کنبے کی ان مکھیوں نے اپنے کام بانٹ رکھے ہوتے ہیں اس طرح ان کے چھتے کے بھی کئی حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصہ وہ ہوتا ہے جہاں وہ شہد جمع کرتی اور سردیوں کے سخت دنوں کے لئے سنبھال کر رکھتی ہیں۔ دوسرا حصہ صرف انڈے دینے اور بچوں کو پالنے کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ چھتے کی سردار مکھی' جو ملکہ کہلاتی ہے' الگ حصے میں رہتی ہے۔ اسی طرح چھتے میں گھومنے پھرنے کے لئے گلیاں اور ہوا کے لئے راستے بھی الگ الگ ہوتے ہیں۔

چھتے کی تعمیر

سارا چھتا موم کا بنا ہوا ہوتا ہے اور یہ موم مکھیاں خود پیدا کرتی ہیں۔ موم کا ننھا سا ذرہ مکھی کی پشت کے راستے باہر آتا ہے۔ وہ اسے اپنی پچھلی ٹانگ کی مدد سے منہ میں ڈال کر اسے نرم کرتی ہے اور پھر درخت کی شاخ پر اس جگہ جما دیتی ہے جہاں چھتا بنانا ہو۔ اس کے بعد دوسری' پھر تیسری حتیٰ کہ چھتے تعمیر کرنے والی تمام مکھیاں باری باری موم کی ان ننھی منی اینٹوں کے ردے جماتی جاتی ہیں۔ چھتے کا ہر خانہ چھ کونا ہوتا ہے۔ اور ایک خانہ دوسرے کے ساتھ اس طرح ملا ہوا ہوتا ہے کہ ہر دو خانوں کی درمیانی دیوار مشترکہ ہوتی ہے۔ یہ قدرت کا معجزہ ہے اور شہد کی مکھی کی انجینئرنگ کا کمال ہے کہ تمام خانے لمبائی چوڑائی اور گہرائی میں بالکل برابر ہوتے ہیں۔ اور کسی ایک خانے میں بھی بال برابر فرق نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس ذرا سے کیڑے کو اتنی عقل اور سمجھ بوجھ دے رکھی ہے۔ کہ یہ رات کے اندھیرے میں بھی نہایت صفائی اور خوبی سے چھتے کی تعمیر کا کام کر سکتا ہے۔

مکھیوں کا خاندان

ایک ہی چھتے میں رہنے والا مکھیوں کا ایک خاندان کام کاج کی ذمہ داریوں کے لحاظ سے تین حصوں میں بٹا ہوتا ہے۔

1 ملکہ

2 کارکن مکھیاں

3 نر مکھیاں

ملکہ

ہر چھتا ایک ایسی ریاست ہوتی ہے جہاں ملکہ مکھی کا حکم چلتا ہے۔ ملکہ کی حیثیت ایک خود مختار حکمران کی سی ہوتی ہے۔ اس ریاست کی تمام آبادی جو اکثر پچاس ہزار سے ڈیڑھ لاکھ تک ہوتی ہے اپنی ملکہ کی وفادار اور فرمانبردار رعایا ہوتی ہے۔ ملکہ چھتے کی ساری مکھیوں سے قد اور طاقت میں کئی گنا بڑی ہوتی ہے۔ ہر چھتے میں صرف ملکہ ہی اس قابل ہوتی ہے کہ انڈے دے سکے۔ چنانچہ اس لحاظ سے ہر ملکہ اپنی رعایا کی ماں بھی ہوتی ہے۔ گرمیوں کے موسم میں ہر ملکہ انڈے دیتی ہے۔ چونکہ پورے چھتے میں صرف ملکہ ہی انڈے دینے کے قابل ہوتی ہے اس لئے قدرت نے شہد کی مکھیوں کی نسل کو قائم رکھنے کے لئے اور بڑھنے پھولنے کا موقع مہیا کرنے کے لئے ملکہ مکھی کے اندر ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ وہ ایک دن میں دو ہزار تک انڈے دے سکتی ہے۔ بلکہ خاص حالات کے تحت جب چھتے کی آبادی تیزی سے بڑھانے کی ضرورت ہو تو ملکہ ایک دن میں پانچ ہزار تک انڈے بھی دے سکتی ہے۔ ایک خانے میں صرف ایک انڈا دیا جاتا ہے۔ ملکہ انڈے دینے کی ابتداء چھتے کے درمیانی حصہ سے کرتی ہے۔ انڈے دینے کے موسم میں چھتے کی کارکن مکھیاں یہ دھیان رکھتی ہیں کہ ضرورت کے مطابق خالی خانے پہلے سے تیار ہوں۔ چنانچہ بعض اوقات جب ملکہ ایک طرف انڈے دے رہی ہوتی ہے تو دوسری طرف معمار مکھیاں نہایت تیزی سے نئے خانے یعنی نئے کمرے تیار کرنے میں مصروف ہوتی ہیں۔ انڈے دینے کا کام کچھ ایسا آسان نہیں ہوتا۔ ان دنوں ملکہ کی صحت پر خاصا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ ملکہ کی خادمائیں اس عرصے میں ملکہ کی خوراک کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ ان دنوں ملکہ کو انتہائی اعلیٰ غذا دی جاتی ہے۔ اسے زیادہ سے زیادہ آرام و سکون پہنچایا جاتا ہے۔ اور اس کے جسم اور رہائشی کمروں کو ہر وقت صاف ستھرا رکھا جاتا ہے۔ ملکہ مکھی کی عمر عام مکھیوں سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جہاں عام مکھیاں زیادہ سے زیادہ ایک سال تک زندہ رہتی ہیں' وہاں ملکہ تین سے چار سال تک زندہ رہتی ہے۔ سائنس دانوں کے کہنے کے مطابق ملکہ کی لمبی عمر کا راز وہ اعلیٰ درجے کی غذا ہے جو کارکن مکھیاں شہد کے علاوہ خاص طور پر اپنی ملکہ کے لئے تیار کرتی ہیں۔

کارکن مکھیاں

ملکہ کے علاوہ چھتے کی تمام مادہ مکھیاں کارکن مکھیاں کہلاتی ہیں۔ کارکن مکھی اگرچہ ملکہ اور نر مکھیوں سے چھوٹی ہوتی ہے لیکن چھتے کی ہماہمی اسی کے دم قدم سے ہے۔ اپنی پیدائش سے لے کر موت تک اللہ کی یہ عجیب و غریب مخلوق ایک لمحے کے لئے بھی بے کار نہیں رہتی اور چھتے کی صفائی ستھرائی کے معمولی کام سے لے کر چھتا تیار کرنے' پھول ڈھونڈنے اور ان میں سے شہد تیار کرنے والا مادہ (جو "پولن" یعنی زر گل یا پھولوں کا زیرہ کہلاتا ہے) کشید کرنے اور شہد تیار کرنے تک کے فرائض سرانجام دیتی ہے۔ کارکن مکھی اپنی عمر کے پہلے دس دن گھر پر رہتی ہے اور چھتے کی دیکھ بھال اور صفائی رکھنے کے کام میں دوسری مکھیوں کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ جب اس کی عمر ڈیڑھ ہفتہ کے قریب ہو جاتی ہے تو اسے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت مل جاتی ہے' مگر نوجوان مکھیاں اس وقت تک گھر سے زیادہ دور نہیں جاتیں جب تک کہ انہیں اپنے چھتے کی دوسری مکھیوں کے جسم سے نکلنے والی ایک خاص قسم کی مہک پہچاننے اور اس کی مدد سے آنے جانے کا راستہ اور اپنا چھتہ ڈھونڈنے کی مشق نہیں ہو جاتی۔ دس سے اکیس دن کی عمر تک کی نوجوان کارکن مکھیاں گھر سے اندر باہر بھی آتی جاتی ہیں اور اس عرصے میں ان سے موم بنانے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس عمر کی مکھیوں میں موم تیار کرنے کی بہت زیادہ صلاحیت ہوتی ہے۔

تین سے چار ہفتے تک عمر ہونے پر کارکن مکھی ہر لحاظ سے مکمل مکھی بن جاتی ہے۔ اور اس کی زندگی کا وہ چکر شروع ہو جاتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اور بالآخر اسی چکر میں اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ اس عرصے میں کارکن مکھی کی حیثیت ایک ایسے سپاہی کی ہوتی ہے جو اپنی قوم کی خدمت کے لئے دل و جان سے مصروف رہتا ہے۔ اور آخری دم تک کبھی چھٹی نہیں کرتا۔ اس مدت میں کارکن مکھی کا سب سے بڑا فرض پھول تلاش کرنا اور ان میں سے زیرہ اور رس جمع کر کے چھتے میں لانا ہوتا ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ شہد تیار کیا جا سکے۔ ایک مکھی ایک وقت میں ایک ہی قسم کے پھولوں کا زیرہ اور رس جمع کرتی ہے ہر مکھی کی پانچ آنکھیں ہوتی ہیں۔ تین چھوٹی آنکھیں اس کے سر پر ہوتی ہیں جن سے قریب کی چیزیں دیکھنے کا کام لیا جاتا ہے۔ دو بڑی آنکھیں پہلوؤں پر ہوتی ہیں۔ ان دونوں آنکھوں سے وہ نہ صرف دور کی چیزیں دیکھتی ہے بلکہ ان سے دوربین کا کام بھی لیتی ہے۔ قدرت نے ان آنکھوں میں ایسی عجیب و غریب خوبی رکھی ہے ان سے مکھی کو چیزیں بڑی اور قریب نظر آتی ہیں۔

اپنی قسم کے دوسرے کیڑے مکوڑوں کی مانند شہد کی مکھی کی بھی چھ ٹانگیں ہوتی ہیں۔ جو دو دو کی تین جوڑیوں کی صورت میں اس کے جسم کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں۔ یہی ٹانگیں دراصل وہ اوزار ہیں جن سے کارکن مکھی اپنی زندگی کے بیشتر کام انجام دیتی ہے۔ اس کی پچھلی دو ٹانگوں کے ساتھ وہ برش لگے ہوتے ہیں جن کی مدد سے وہ پھولوں کا زیرہ اکٹھا کرتی ہے۔ یہیں وہ جھاڑو ہوتا ہے جس کے ذریعے برش کے ساتھ چمٹا ہوا زیرہ تھیلی میں ڈالا جاتا ہے۔

ناچ کی زبان

جب کسی ایک جگہ اگے ہوئے پھولوں کا زیرہ اور رس ختم ہو جاتا ہے یا موسم کی وجہ سے پھول مرجھا جاتے ہیں تو پھولوں کا کوئی نیا تختہ تلاش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کام کے لئے ہر چھتے میں کارکن مکھیوں کا ایک خاص دستہ مقرر ہوتا ہے۔ اسے آپ کارکن مکھیوں کی فوج کا ہراول دستہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ دستہ پھولوں کی تلاش میں دور دور تک دھاوا کرتا ہے۔ جب ان میں سے کوئی مکھی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہے تو وہ اس نئی جگہ کا محل وقوع اور چھتے سے اس کا فاصلہ اور سمت خوب اچھی طرح سے ذہن نشین کرنے کے بعد بے حد خوش خوش چھتے میں واپس آتی ہے۔ وہ باقی ساتھیوں کو خوشخبری سنانے کے لئے بے تاب ہوتی ہے چنانچہ چھتے میں آکر وہ ایک ایسا ناچ ناچتی ہے جس کی ہر حرکت کا کوئی نہ کوئی مطلب ہوتا ہے۔ یہ ناچ دراصل ایک ایسی گفتگو ہوتی ہے جس سے باقی مکھیاں فوراً سمجھ جاتی ہیں کہ وہ کیا بتانا چاہتی ہے۔ ناچتے وقت ایک دائرے میں حرکت کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خوراک کا نیا ذخیرہ چھتے سے زیادہ دور نہیں۔ اگر ناچتے وقت اس کا پیٹ اوپر سے نیچے کی طرف حرکت کرے تو خوراک کا ذخیرہ سو گز سے زیادہ فاصلے پر ہوتا ہے۔ ناچنے والی کا پیٹ جتنا آہستہ آہستہ حرکت کرے گا خوراک چھتے سے اتنی ہی زیادہ دور ہوگی۔ اگر یہ ذخیرہ سورج کی سمت میں ہوگا تو ناچ کا رخ نیچے سے اوپر کی طرف ہوگا اور اگر اس کا مقصد سورج کی مخالف سمت کی طرف رہنمائی کرنا ہوگا تو وہ ناچتے وقت اوپر سے نیچے کی طرف حرکت کرے گی۔ شہد کی مکھیاں پالنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ ایسی زبان ہے جسے سمجھنے اور سمجھانے کے لئے مکھیوں کو کبھی غلطی نہیں ہوتی۔

نر مکھیاں

چھتے میں تیسرا گروہ ان مکھیوں کا ہوتا ہے جنہیں ماہرین نے نکھٹو کا نام دے رکھا ہے۔ یہ مکھیاں جو ملکہ سے چھوٹی مگر کارکن مکھیوں سے بڑی ہوتی ہیں' تمام کی تمام نر مکھیاں ہوتی ہیں۔ ان میں صرف ایک مکھی ایسی ہوتی ہے جو سارے موسم میں صرف ایک مرتبہ ملکہ مکھی سے ملاپ کر کے اسے انڈے دینے کے قابل بناتی ہے ورنہ باقی سارے نر سراسر نکمے اور نکھٹو ہوتے ہیں۔

ملاپ کا دن آنے تک کارکن مکھیاں انہیں بوجھ سمجھ کر پالتی رہتی ہیں اس دوران یہ بھلے مانس سوائے کھانے پینے' کاہلوں کی طرح دھوپ تاپنے

اور چھتے میں گندگی پھیلانے کے کوئی کام نہیں کرتے۔ جونہی ملاپ کا دن آتا ہے یہ سب پر پرزے جھاڑ کر تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ خاص دن آنے پر جب چھتے کی حکمران ملکہ اپنی محل سرائے سے برآمد ہوتی ہے تو تمام نکھٹو بھی اپنے اپنے کمروں سے نکل آتے ہیں۔ ملکہ چھتے سے اڑ کر ہوا میں بلند ہوتی ہے تو یہ سب ملکہ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کرتے ہیں۔ اب ان کے درمیان ایک ایسا خونی مقابلہ شروع ہوتا ہے جس میں ہر ایک کی جان داؤ پر لگی ہوئی ہوتی ہے۔ جو کم ہمت ہوتے ہیں وہ اس مار دھاڑ میں جی چھوڑ بیٹھتے ہیں اور جو جانباز ہوتے ہیں وہ سر دھڑ کی بازی لگا کر ایک دوسرے پر جھپٹتے ہیں اور ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے ہیں۔ ان میں سے بہت تھوڑے ایسے خوش قسمت ہوتے ہیں جنہیں زندہ واپس آنا نصیب ہوتا ہے۔ صرف ایک خوش نصیب کو ملکہ سے ملاپ کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ آخر وہ وقت آتا ہے جب بامراد ملکہ اپنی خادماؤں کے جھرمٹ میں اس سفر کی تکان دور کرنے کے لئے اپنے کمرے میں واپس جاتی ہے مگر اس کے ساتھ زندہ لوٹنے والے نروں اور مقابلے سے دستبردار ہو کر راستے ہی سے پلٹ آنے والے کم ہمتوں پر چھتے کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

سفر کی تیاری

موسم بہار کے آغاز میں بچے نکلنے کا وقت آتا ہے تو چھتے کی حکمران ملکہ نئی نسل کے واسطے جگہ بنانے کے لئے اس چھتے سے کوچ کرنے کا فیصلہ کر لیتی ہے۔ کارکن مکھیوں کے ہراول دستے کو نئے چھتے کے لئے موزوں جگہ تلاش کرنے کا حکم دے دیا جاتا ہے۔ آخر وہ دن آن پہنچتا ہے جب سفر کی تیاریاں مکمل ہو جاتی ہیں۔ "زائل جیلی" (ملکہ کی خاص غذا) اور شہد سے تمام سٹور لبالب بھرے ہوتے ہیں۔ سارا چھتا سفر پر روانہ ہونے والی مکھیوں کے پروں کی بھنبھناہٹ سے گونج رہا ہوتا ہے۔ ملکہ سب سے پہلے چھتے سے نکلتی ہے اور اس کے پیچھے ناچتی گاتی اور بھنبھناتی ہوئی رعایا کا ہجوم۔ اور یوں شہد کی مکھیوں کا ایک بڑا قافلہ نئی منزل کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔

ایک ملکہ

ملکہ مکھی ہزاروں انڈے دیتی ہے۔ لیکن ان میں سے صرف چند انڈے ہی ایسے ہوتے ہیں جن سے ملکہ مکھیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جس طرح ایک میان میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں۔ اسی طرح ایک چھتے میں دو ملکہ مکھیاں نہیں رہ سکتیں۔ اگر دو ملکہ مکھیاں ایک جگہ اکٹھی ہو جائیں تو ان میں سے جو طاقت ور ہو گی وہ دوسری کو موت کے گھاٹ اتار دے گی۔ پرانی ملکہ اس لئے بھی چھتا چھوڑ کر چلی جاتی ہے کہ نئی پیدا ہونے والی ملکہ مکھیوں سے جنگ نہ کرنی پڑے۔ اس کے جانے کے بعد انڈوں سے نکلنے والی پہلی ملکہ سب سے پہلے اپنی حکومت اور اقتدار کو پختہ کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اس کوشش میں وہ اپنے بعد پیدا ہونے والی بہنوں یعنی ملکہ مکھیوں کو ڈنگ کی زہریلی سوئی چبھو کر پیدا ہونے سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔

ٹھنڈک کا انتظام

گرمیوں کے موسم میں اگر گرمی غیر معمولی طور پر بڑھ جائے اور موم کے بنے ہوئے چھتے کے پگھلنے کا خطرہ محسوس ہونے لگے تو کارکن مکھیوں کا ایک دستہ فوراً چھتے کو ٹھنڈا رکھنے کا بندوبست کرتا ہے۔ اس کے لئے انہیں کسی مشین کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ صرف یہ کرتی ہیں کہ کوٹھڑیوں کے دروازوں پر بیٹھ کر تیزی سے بھنبھنانے لگتی ہیں۔ اور یوں ان کے پروں کے پنکھے چلنے سے چھتے کے اردگرد کی ہوا کافی حد تک ٹھنڈی ہو کر گرمی کو کم کر دیتی ہے۔

ہمارے لئے شہد جیسی بے مثال نعمت پیدا کرنے کے علاوہ شہد کی مکھی ہماری ایک اور بڑی خدمت بھی سرانجام دیتی ہے۔ جانوروں کی طرح پودوں میں بھی نر مادہ کے ملاپ ہی سے نسل آگے چلتی ہے۔ پودوں کے وہ خاص حصے جو آپس میں مل کر پھل اور بیج پیدا کرتے ہیں' ان کے پھولوں میں واقع ہوتے ہیں اور تخم دانی اور زیرہ کہلاتے ہیں۔ جب شہد کی مکھی پھولوں سے رس اکٹھا کرنے کے لئے کبھی ایک اور کبھی دوسرے پھول پر بیٹھتی ہے تو نادانستہ ایک پھول کا زیرہ دوسرے کی تخم دانی میں ڈال دیتی ہے۔ اس ملاپ سے تخم دانی میں بیج بنتا ہے۔ جس سے پودے کی نسل آگے چلتی ہے۔ اگرچہ زیرگی کا کام ایک حد تک ہوا بھی سرانجام دیتی ہے لیکن اس سلسلہ میں شہد کی مکھیاں جس خوبی سے یہ خدمت بجا لاتی ہیں اس کے لئے ہم ان کا جس قدر بھی شکریہ ادا کریں کم ہو گا۔

بیس ہزار اقسام

شہد کی مکھیاں تقریباً دنیا کے ہر حصے میں پائی جاتی ہیں۔ دنیا بھر میں بیس ہزار سے بھی زیادہ قسموں کی مکھیاں موجود ہیں۔ تاہم ماہرین نے انہیں دو بڑی نسلوں میں بانٹ رکھا ہے۔ یہ دونوں نسلیں ہمارے ملک میں بھی عام ملتی ہیں۔ ہمارے ہاں انہیں عام طور پر بڑی مکھی اور چھوٹی مکھی کہا جاتا ہے۔ اگرچہ ہمارے ملک میں شہد کی مکھیاں پالنے کا رواج ابھی زیادہ نہیں ہوا لیکن دنیا کے تمام ترقی یافتہ ملکوں میں یہ باقاعدہ ایک کاروبار کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31952 میں عرفانہ مجید زوجہ مظفر احمد قمر پیشہ معلمی عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-5-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/50000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 80 گرام۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4000 روپے ماہوار بصورت معلمی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عرفانہ مجید جی 29 گلی نمبر 14 آفیسر کالونی واہ کینٹ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید لالہ رخ واہ کینٹ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر 25474۔

مسل نمبر 31953 میں محمد شریف ولد دل محمد قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شریف نزد اولکھ سٹریٹ محلہ امیر پارک ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 قیس نورانی وصیت نمبر 30216 گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر 26021۔

مسل نمبر 31954 میں عمران مبشر ولد چوہدری مبشر احمد قوم بسراء پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عمران مبشر A-122 سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 قیس نورانی وصیت نمبر 30216 گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر 26021۔

مسل نمبر 31955 میں عبدالقادر ولد عبدالقیوم قوم فاروقی پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرامت کالونی نیو سول لائن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالقادر کرامت کالونی شنواز سٹریٹ نیو سول لائن گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 قیس نورانی وصیت نمبر 30216 گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر 26021۔

مسل نمبر 31956 میں محمد شفیق ولد محمد دین قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ امیر پارک ضلع و شہر گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شفیق محلہ امیر پارک ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 قیس نورانی وصیت نمبر 30216 گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر 26021۔

مسل نمبر 31957 میں راشد احمد ولد دل محمد قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ امیر پارک ضلع و شہر گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/700 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27- جولائی 98ء کو بعد نماز عصر مکرم ندیم کرامت صاحب ابن مکرم چوہدری حمید کرامت صاحب آف کراچی کے نکاح کا اعلان مکرمہ خولہ منیر صاحبہ بنت مکرم منیر احمد خورشید صاحب کے ہمراہ بعوض دس ہزار ڈالر حق مہر پڑھا۔

مکرم ندیم کرامت صاحب مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب مرحوم آف کراچی (ابن حضرت بابو اکبر علی صاحب ستارہ ہوزری قادیان) کے پوتے اور مکرمہ خولہ صاحبہ مکرم عبدالحئی صاحب مرحوم (ابن بابو مکرم عبدالغفور صاحب مرحوم) کی نواسی ہیں۔ جبکہ دونوں مکرم مسعود احمد خورشید صاحب آف امریکہ (ابن حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب) کے نواسہ اور پوتی ہیں۔ مکرم ندیم کرامت صاحب ایم ٹی اے لندن میں رضاکارانہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

نکاح ورخصتی

○ مکرمہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب پٹھہ چک نمبر R/184-7 ضلع بہاولنگر کا نکاح ہمراہ مکرم رانا عبدالقدوس صاحب ابن مکرم رانا عبدالرحیم صاحب چک نمبر 166/ مراد ضلع بہاولنگر مورخہ 13- دسمبر 1998ء کو مکرم منیر احمد بسمل صاحب مربی سلسلہ نے بعوض حق مہر -/30000 روپے پر پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مکرم منیر احمد بسمل صاحب نے ہی دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات بنائے۔

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ مکرمہ امۃ النسیم صاحبہ زوجہ حمید احمد صاحب ساکن نوکوٹ سندھ بعارضہ تلی کے بڑھ جانے سے شدید بیمار ہیں اور سر آغا ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم غلام محمد مہر (سابق قائد مجلس ملتان کینٹ) ابن مکرم عطاء اللہ صاحب فزیو تھراپسٹ نشتر ہسپتال ملتان گردے کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور نشتر ہسپتال میں داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ مطالعہ کتب

ماہ فروری 1999ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں حصہ اول" مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔

مقابلہ مضمون نویسی

ششماہی

○ ششماہی اول کے لئے مضمون کا عنوان "خلافت رابعہ کی تحریکات" مقرر ہے۔ مضمون مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31- مارچ 1999ء ہے۔ ناظمین اطفال زیادہ سے زیادہ اطفال سے مضامین لکھوا کر مرکز بھجوائیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ- پاکستان)

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

○ سیکرٹریان تعلیم کے اہم فرائض میں مندرجہ ذیل امور بھی شامل ہیں۔

1- تعلیم سے متعلق وہ اعلانات جو الفضل میں شائع ہوں ان کو خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ طلباء و طالبات کو بروقت پہنچانا نیز جماعتی سینٹرز میں ان کو نوٹس بورڈ پر آویزاں کرنا اور ہر اعلان کا ریکارڈ رکھنا تاکہ آئندہ قبل از وقت اطلاع دی جاسکے۔

2- وہ طالبات جو مخلوط تعلیمی ادارے میں نظارت تعلیم کی معرفت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پردہ کی اجازت لئے بغیر تعلیم حاصل کر رہی ہیں ان کو متعلقہ فارم فراہم کرکے واپس نظارت تعلیم کو ارسال کرنا تاکہ اجازت کی کارروائی کی جاسکے۔ اس سلسلہ میں فارم نظارت تعلیم سے دستیاب ہیں۔

3- آٹھویں- میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طلباء و طالبات کے لئے علیحدہ علیحدہ فری کوچنگ کلاسز کا انتظام کرنا اور زیادہ سے زیادہ تعلیمی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا۔ طلباء کے لئے خدام الاحمدیہ اور طالبات کے لئے لجنہ اماء اللہ سے مدد لی جائے۔

4- سیکرٹری تعلیم حلقہ/ جماعتی لیول پر تعلیمی کمیٹی بنائیں جو خاص طور پر اس بات کا جائزہ لے کر اس جماعت کے لڑکے اور لڑکیاں کم از کم میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کریں۔ اور مشکلات کی صورت میں لوکل لیول پر تعلیمی کمیٹی ان کے مسائل حل کرے اور اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ- لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ کو بھرپور طریق پر شامل کیا جائے۔ اور باہمی مشاورت سے فیصلے کئے جائیں۔

(نظارت تعلیم)

ضرورت اکاؤنٹنٹ

○ ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ کو ایک اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔

اکاؤنٹ کا تجربہ رکھنے والے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ مع اپنے تعلیمی ریکارڈ مورخہ 20- فروری 99ء تک دفتر نصرت جہاں اکیڈمی میں جمع کروا سکتے ہیں۔ (درخواستیں صدر صاحب محلہ/ امیر صاحب جماعت/ ضلع کی تصدیق کے ساتھ بھجوائی جائیں۔)

انٹرویو مورخہ 28- فروری 99ء بروز اتوار صبح نو بجے دفتر ناصر فاؤنڈیشن میں ہوگا۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆

گمشدہ پرس

○ محلہ دارالعلوم ربوہ سے ناصر آباد یا بس سٹاپ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں ایک عدد زنانہ چھوٹا پرس کہیں گر گیا ہے۔ جس میں تقریباً پندرہ سو روپے- سونے کی ایک عدد انگوٹھی اور سونے کے ایک جوڑی کانٹے تھے۔ جس کسی کو ملا ہو وہ صدر عمومی صاحب کے دفتر پہنچا دے۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 4

سے زیادہ الفاظ ہیں۔ کتاب الحوار کا اکثر حصہ حضرت کنفیوشس سے پوچھے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے کچھ حصہ میں آپ کے اقوال درج ہیں نیز ملک کے فرمانرواؤں سے ملاقات اور گفتگو بھی قلمبند کی گئی ہے۔ اسی طرح شاگردوں کے ساتھ مختلف موضوعات پر بات چیت بھی بعض جگہ لکھی ہے۔ یہ کتاب آپ کے عقائد، تعلیمات اور زندگی کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس میں حضرت کنفیوشس نے بنی نوع انسان سے محبت کرنے، رحم اور ہمدردی سے پیش آنے کی تعلیم دی ہے اور یہی تعلیم کنفیوشس ازم کا مرکزی نقطہ ہے۔ اسی طرح آپ نے عمل صالح اور حسن خلق پر بھی زور دیا ہے۔ اس کتاب میں مختلف معاشرتی مسائل اور ان کا حل بھی قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے نیز یہ کتاب انسان کی علمی، فکری اور روحانی ترقیات کے مختلف راز بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ مختلف انداز سے چھوٹے بڑے طبقے کے لئے نصائح بھی اس کتاب کا اہم جزو ہیں۔ اس میں آپ نے حاکموں پر زور دیا کہ وہ رعایا کے ساتھ شفقت اور رحم کا سلوک کریں۔ نیز ان کو ہر قسم کے جبر و ظلم سے روکا۔ تعلیم کے متعلق آپ کا ماٹو تھا کہ "قابلیت کے مطابق تعلیم دو" یعنی جو طالب علم جس قسم کی تعلیم کا اہل ہے اور اس میں دلچسپی لیتا ہے اسے اسی قسم کی تعلیم دی جائے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ "علم کو دہرانا اور نئے علم کی ضرورت کے وقت نیا علم سکھانا یہ ایک ایسا نکتہ ہے جو استاد بننے کے لئے بہت ضروری ہے اپنے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ "صرف کتاب پڑھ لینا مگر دماغ نہ لڑانا اور غور و فکر نہ کرنا انسان کے ذہن میں الجھاؤ پیدا کر دیتا ہے اسی طرح محض سوچتے رہنا اور کتاب نہ پڑھنا بھی انسان کو کاہل اور سست بنا دیتا ہے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا "آہستہ آواز سے سبق یاد کرنا، سنجیدگی سے پڑھائی کرنا اور کبھی نہ اکتانا، دوسروں کو علم سکھانا اور تھکاوٹ محسوس نہ کرنا" یہ باتیں میری جبلت ہیں۔ آپ اپنے شاگردوں کو بھی نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ علم حاصل کرتے وقت ساتھ ساتھ اس کی دہرائی بہت ضروری ہے پہلا سبق یاد کرو پھر نیا سبق سیکھو، پڑھائی میں سنجیدہ رہو، سوچنے اور غور کرنے کی عادت ڈالو۔ کسی چیز کا علم ہو تو بیان کرو ورنہ کہہ دو کہ میں نہیں جانتا۔"

حضرت کنفیوشس علیہ السلام کی تعلیمات اور حالات و واقعات پر مشتمل کتاب الحوار سے ایک مختصر سا واقعہ درج کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو سکے کہ آپ کا طرز کلام اور برموقع نصیحت کرنے کا انداز کیسا تھا۔ اس جگہ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے بعض حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر بھی فائز تھے اور آپ کی بعض نصائح خصوصی طور پر انہی کو مدنظر رکھ کر کی گئی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک دن آپ اپنے شاگردوں کے ساتھ چھن (Qin) نامی پہاڑی کے پاس سے گزر رہے تھے تو اچانک دیکھا کہ ایک عورت قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی اس کے رونے کی آواز غیر معمولی طور پر دل کو صدمہ پہنچانے والی تھی آپ نے رک کر توجہ سے اس کے رونے کی آواز کو سنا اور پھر اپنے ایک حواری زلو (Zilu) سے کہا کہ عورت سے جاکر پوچھے کہ آخر اس قدر آہ و بکا کا کیا سبب ہے۔ چنانچہ اس عورت نے بتایا کہ پہلے تو جنگل کے شیر نے میرے سسر کو ہلاک کر دیا تھا پھر میرے خاوند کو مار ڈالا اور آج اس شیر نے میرے لخت جگر کو چیر پھاڑ کر ہلاکت کے منہ میں دھکیل دیا ہے اب میں کس طرح صبر کر سکتی ہوں۔ اس پر حضرت کنفیوشس نے فرمایا کہ باوجودیکہ یہاں اتنا ظالم اور خونخوار شیر رہتا ہے تو تو یہ جگہ چھوڑ کر کسی ایسی جگہ کیوں نہیں چلی جاتی جہاں شیروں کا ڈر نہ ہو" تو عورت نے جواب دیا کہ "یہاں ظالم اور جابر حکمرانوں کی طرف سے کسی بھاری ٹیکس کی ادائیگی اور آئے دن کے حملوں کا خطرہ نہیں اس لئے ہم یہاں رہتے ہیں۔" اس عورت کا یہ جواب سن کر آپ نے ٹھنڈی آہ بھری اور اپنے شاگردوں کو مخاطب کرکے فرمایا۔ آپ سب اس حقیقت کو مدنظر رکھیں کہ سفاک اور ظالم حکمران خونخوار شیر سے بھی زیادہ وحشت ناک ہیں۔"

بقیہ صفحہ 6

پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد راشد احمد محلہ امیر پارک نزد اولکھ سٹریٹ ڈی۔ سی۔ روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 قیس نورانی وصیت نمبر 30216 گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر 26021۔

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 2- فروری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 16 درجے سنٹی گریڈ
3- فروری- غروب آفتاب- 5-46
4- فروری- طلوع فجر- 5-33
4- فروری- طلوع آفتاب 6-58

عالمی خبریں

عراق کی تلاشی کا مسئلہ

اسلامی کانفرنس تنظیم نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ وہ عراق کی تلاشی کے لئے نیا طریقہ کار اپنائے۔ او آئی سی نے اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کی تنظیم یونیکا پر عدم اطمینان کا اظہار کر دیا۔ رچرڈ بٹلر متنازعہ بن گئے۔ او آئی سی کے سیکرٹری جنرل عزالدین لاراکی نے کہا ہے کہ اس تنظیم کو اس کے سربراہ سمیت کالعدم قرار دے دیا جائے۔ عراق سے سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل کرانے کا واحد راستہ مہلک ہتھیاروں کی تلاش کا نیا طریقہ کار وضع کرنا ہے فلسطینی صدر یاسر عرفات اور صدر حسنی مبارک نے بھی بحران کے پرامن حل کا مطالبہ کیا ہے۔

عراق پر ایک اور حملہ

امریکہ اور برطانیہ کے جنگی طیاروں نے اتوار کو جنوبی عراق پر ایک اور حملہ کیا۔ عراق کے ایک فوجی ترجمان نے بغداد میں بتایا کہ حملے میں آٹھ امریکی اور برطانوی طیاروں نے حصہ لیا۔ اور سات میزائل پھینکے۔ نقصان کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔

میری لینڈ امن سمجھوتہ کی موت

اسرائیل کی وعدہ خلافیوں سے اسرائیل اور فلسطین کے درمیان طے پانے والا میری لینڈ امن معاہدہ دم توڑ گیا۔ معاہدے کے تحت 31- جنوری 1999ء تک مقبوضہ مغربی کنارے کے 13 فیصد علاقے سے فوج نہیں نکالی گئی۔

جنوبی لبنان میں بمباری

اسرائیل کے طیاروں نے جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں پر شدید بمباری کی۔ حزب اللہ کے بارے میں خیال ہے کہ یہ ایران نواز شیعوں کی تنظیم ہے اور اسرائیل میں گھس کر دہشت پسندانہ وارداتیں کرتی ہے۔ حزب اللہ نے بھی جنوبی لبنان میں نام نہاد سیکیورٹی زون میں اسرائیل کے ٹھکانوں پر گولہ باری کی۔ نقصانات کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔

اسرائیل کے خلاف مظاہرے

مغربی کنارے سے فوج واپس نہ بلانے پر فلسطینی علاقوں میں اسرائیل کے خلاف مظاہرے شروع ہو گئے۔

امریکی جاسوس اقوام متحدہ کے روپ میں

چار امریکی جاسوس جو سی آئی اے کے باقاعدہ تنخواہ دار ہیں اقوام متحدہ کے اہلکاروں کے روپ میں افغانستان پہنچ گئے ہیں۔ اس سے قبل بھی یہ جاسوس ایک این جی او کے رضاکار بن کر افغانستان رہ چکے ہیں۔

ایرانی انقلاب کی سالگرہ

ایرانی انقلاب کی 20 ویں سالگرہ ایران میں تزک و احتشام سے منائی گئی۔ تہران کی مسجدوں اور عمارتوں کو جھنڈیوں اور قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ پہلے ایرانی صدر نے کہا تھا کہ اس انقلاب کی بنیاد عدم تشدد پر ہے۔ یاد رہے کہ اسلامی انقلاب کے ساتھ ہی ہزاروں ایرانیوں کو گلیوں میں لگنے والی اسلامی عدالتوں نے موت کی سزا سنا کر ہلاک کر دیا تھا۔

کسووو پر حملے کی تیاریاں مکمل

نیٹو کے جنگی طیارے اٹلی پہنچ گئے ہیں۔ نیٹو کی طرف سے کسووو کے سربوں پر حملے کی تیاریاں مکمل کر لی گئیں۔ امریکی نائب صدر الگور نے کہا کہ دونوں فریق ذہن نشین کر لیں کہ عالمی برادری بحران کو حل کرانے میں بہت سنجیدہ ہے۔

ملکی خبریں

سپریم کورٹ میں فوجی عدالتوں کا کیس

سپریم کورٹ میں نو ججوں پر مشتمل فل بنچ نے وفاق پاکستان کی طرف سے دائر کردہ ان اپیلوں کی سماعت شروع کی جن میں فوجی عدالتوں کی سزاؤں پر عمل درآمد روکے جانے کا حکم ختم کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ فوجی عدالتوں کا مقصد بہتری لانا ہے۔ ایک فاضل جج نے کہا کہ ایک غریب حکومت کیا کرے جہاں بڑے لوگ بل نہ جمع کراتے ہوں تو پھر فوج کو بلانا ہی پڑتا ہے۔ حکومت کے مخالف وکیل اکرم شیخ نے کہا کہ سب کچھ فوج نے ہی کرنا ہے تو فیصلے بھی اسے ہی کرنے دیں یہ عمل جاری رہا تو کل عدالت میں بھی کوئی فوجی افسر بیٹھا ہو گا۔ عدالت نے اکرم شیخ کو جذباتی تقریر سے روک دیا۔ ایک فاضل جج نے کہا کہ فوری اور سستا انصاف فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ فوجی عدالتیں متوازی نظام عدل ہے یا نہیں۔ عدالت عظمیٰ نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ جن علاقوں میں امن و امان کی صورت حال سنگین ہو وہاں انصاف کے لئے غیر معمولی انتظامات ضروری ہیں۔ ایک فاضل جج نے کہا کہ گورنر نے بتایا ہے کہ قتل بھتہ خوری اور کار چوری کے جرائم میں 50 سے 80 فیصد تک کمی ہوئی ہے۔ اکرم شیخ نے کہا کہ جرائم کم نہیں ہوئے مجرم زیر زمین چلے گئے ہیں۔

ٹی وی کو روک دیا گیا

سپریم کورٹ میں فوجی عدالتوں کے بارے میں درخواستوں کا فیصلہ ہونے تک سپریم کورٹ نے ٹی وی کو متحدہ کے خلاف پروگرام پیش کرنے سے روک دیا۔ کراچی کو روشنیوں کا شہر کہنے پر متحدہ نے اعتراض کیا۔

زندہ باد کی بجائے زندہ بھاگ

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف نے سول مارشل لاء لگا دیا ہے۔ لوگ اب پاکستان زندہ باد کی بجائے "زندہ بھاگ" کے نعرے لگا رہے ہیں۔ حالات بنگلہ دیش بننے کے وقت سے بھی زیادہ خراب ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایک جج بھی ایماندار ہوا تو میرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ اتنی بے شرم نہیں کہ مجھے نااہل کر دے۔ ایک اخبار کے مطابق انہوں نے کہا کہ عدلیہ اتنی بے رحم نہیں کہ مجھے نااہل کر دے۔ انہوں نے کہا کہ جن باتوں پر میرے خلاف مقدمے چلائے جا رہے ہیں وہ میرے اکیلے کے نہیں پوری کابینہ کے فیصلے ہیں ایک ایماندار سیشن جج بھی مجھے نااہل نہیں کر سکتا۔ سپریم جیوڈیشری تو بہت بڑی بات ہے۔

نہ چھٹی نہ ہڑتال

حکومت نے اعلان کیا ہے کہ 5- فروری کو یوم کشمیر کے موقع پر نہ چھٹی ہو گی نہ ہڑتال۔ تاہم عوامی اجتماعات ہونگے۔ مسلم لیگ کے زیر اہتمام اسلام آباد میں یکجہتی مارچ کیا جائے گا۔ تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو شرکت کی دعوت دے دی گئی ہے۔ بینظیر بھٹو نے شرکت سے معذرت کر لی۔ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ چھٹی اور ہڑتال کا خاتمہ کشمیریوں کے زخموں پر نمک پاشی ہے۔

17- فروری سے تحریک چلانے کا اعلان

عوامی اتحاد نے 17- فروری سے حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ تحریک کا آغاز 17- فروری کو ٹھٹھہ سے ہو گا۔

تقسیم کشمیر کے فارمولے پر اتفاق

لبریشن فرنٹ کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر حیدر حجازی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت تقسیم کشمیر کے فارمولے پر متفق ہو گئے ہیں۔ شمالی علاقہ جات اور آزاد کشمیر کا کچھ علاقہ پاکستان کو جموں اور لداخ کے علاقے بھارت کو اور وادی کا علاقہ نیم خودمختار کر دیا جائے گا۔

چارج شیٹ

اپوزیشن نے حکومت کے خلاف چارج شیٹ صدر، فوجی سربراہوں اور چیف جسٹس صاحبان کو پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کراچی میں چھاپے

کراچی میں پولیس کے چھاپوں کے نتیجے میں الطاف حسین کے خالہ زاد بھائیوں سمیت درجنوں افراد گرفتار کر لئے گئے۔

جنگ کا کوٹا بحال

سپریم کورٹ نے جنگ کا نیوز پرنٹ بحال کر دیا ہے۔ تاہم حکومت نے کہا ہے کہ جنگ کو ایک ارب سے زائد روپے کی ڈیوٹی ادا کرنا ہو گی تب نیوز پرنٹ ریلیز کیا جائے گا۔

مشاہد حسین کی توقع

وزیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے کہا ہے کہ مشکل وقت گذر گیا ہے۔ اچھا وقت قریب ہے۔ مسلم لیگ کی حکومت پاکستان کی خوشحالی کے لئے موثر انتظامات کر رہی ہے۔

7- مرلہ سکیم

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے غریبوں کے لئے سات مرلہ سکیم کے تحت پلاٹ الاٹ کرنے کا حکم دیا ہے۔ رکن صوبائی اسمبلی اپنے حلقہ کی الاٹ کمیٹی کے سربراہ ہونگے۔

پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس

پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس اس ہفتے میں ہونے کا امکان ہے۔ سینٹ میں زیر التوا آٹھ بل منظور کرائے جائیں گے۔ تاہم حکومت نے کہا ہے کہ مشترکہ اجلاس میں شریعت بل پیش نہیں کیا جائے گا۔

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ واقع دارالعلوم شرقی 14/141 رقبہ 15 مرلہ - بجلی - پانی - گیس اور فون کی سہولیات میسر ہیں۔
رابطہ فون :-
ربوہ : 04524-213233
پشاور: 091-277219
اعجاز احمد سلہری

ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ائیرکنڈیشنرز
ڈیلرز • واشنگ مشین • ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ چوہدری حامل بلڈنگ رپٹیالہ گراؤنڈ
☎ : 7223228 / 7357309
لاہور

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان 212515
رہائش 212300